جہات

بسمہ تعالیٰ

کارگل پر قبضہ اور ہماری آزمائش

ان دنوں (جون ۱۹۹۹ء) وطن عزیز میں جہاں ایک طرف عالمی کپ کرکٹ ٹورنامنٹ کا شور برپا ہے۔ بچوں جوانوں بوڑھوں حتی کہ خواتین کی اکثریت کرکٹ فوبیا میں بری طرح مبتلا اور مدہوش ہے۔ بازاروں میں ہوٹلوں میں جہاں بھی چلے جائیں کرکٹ کی باتیں اور آئندہ عالمی چیمپئن کی پیشن گوئیاں اور قیاس آرائیاں ہورہی ہیں۔ ذرائع ابلاغ ریڈیو ٹی وی گھنٹوں براہ راست اس فضول کھیل کو دکھا کر اس مقروض ملک کی غریب اور ناخواندہ قوم کا قیمتی وقت ضائع کررہے ہیں۔ وہاں جذبہ جہاد سے سرشار تمغہ شہادت کے طالب 'بلند ہمت' حریت پسند مجاہدین کشمیر کارگل کی ہزاروں فٹ بلند برف پوش پہاڑیوں پر اور پاک فوج کے جری و شیر دل کچھ ایسے جوان بھی ہیں جو درج بالا قسم کے فضول شوق سے بالاتر ہو کر اپنے وطن کے دفاع اور سالمیت کیلئے کنٹرول لائن پر جرءت و شجاعت کی ولولہ انگیز ایمان افروز اور لازوال داستانیں رقم کررہے ہیں ؎

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو عجب چیز ہے لذت آشنائی
دو نیم ان کی ٹھوکر سے صحرا و دریا سمٹ کر پہاڑ ان کی ہیبت سے رائی

تاریخ اسلام میں ہزاروں گنا زیادہ طاقتور دشمن کے مقابلے میں چند سو مجاہدین کی اس طرح کی جرات مندی 'بہادری و دلیری' ثابت قدمی اور نصرت خداوندی کا نزول صدیوں بعد دیکھنے میں آیا ہے۔ قرون اولیٰ میں تو اس طرح کے جذبہ جہاد 'ایمانی قوت' پامردی اور استقلال کی بہت سی مثالیں ملتی ہیں مگر قریب کی کئی صدیوں تک معرکہ کارگل کی نظیر دکھائی نہیں دیتی۔ کارگل کے جانبازوں نے تاریخ اسلام کا وہ باب رقم کیا ہے۔ جس کا صدیوں سے امت مسلمہ کو انتظار تھا۔

بہر کیف مجاہدین نے اپنی دوراندیشی اور کمال جنگی حکمت عملی کے ذریعے خاموشی اور انتہائی رازدارانہ طریقے سے کارگل کی پہاڑیوں پر جو قبضہ کیا ہے تو پڑوسی ملک انڈیا پر جارحیت نہیں کی وہاں بے جا گھس نہیں بیٹھے وہاں دخل انداز اور درانداز نہیں ہوئے۔ بلکہ وہاں اس کے قابض فوجیوں "گھس بیٹھیوں اور دراندازوں" کا غیر قانونی و غیر اخلاقی قبضہ و تسلط بزور بازو چھڑا کر اپنی ہی سرزمین پر قبضہ کیا ہے۔ ؎

ایں کار از تو آید و مرداں ایں چنیں کنند

کارگل کی پہاڑیوں پر اچانک اور غیر متوقع قبضہ سے ہندو لالہ کی گردن پر مجاہدین کا جو پاؤں آن

پڑا ہے تو اسے جان کے لالے پڑ گئے ہیں۔ چند سو مجاہدین سے قبضہ چھڑانے کیلئے اس نے کوئی چھ سات لاکھ مسلح فوج جھونک دی ہے۔ جس کی مدد کیلئے اس کی فضائیہ بھی حرکت میں آچکی ہے۔ دفاعی بجٹ میں مزید اربوں روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ روزنامہ نوائے وقت لاہور مورخہ ۱۸ر جون ۱۹۹۹ء میں شائع شدہ خلیج ٹائمز کی رپورٹ کے مطابق کارگل کی لڑائی پر بھارت کے روزانہ ۴۰ لاکھ ڈالر خرچ ہو رہے ہیں۔ مجاہدین کے جذبہ جہاد اور تمنائے شہادت ہی کا اعجاز ہے کہ دنیا کی تیسری بڑی طاقت کارگل کے سنگلاخ پہاڑیوں سے سر ٹکرا رہی ہے مگر بے سود۔

جو ملک باون برس تک سارے بین الاقوامی اصولوں اور ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور عام انسانی اخلاقی قدروں کو پس پشت ڈالتے ہوئے محض اپنی انا کی تسکین کی خاطر کشمیر پر غاصبانہ طور پر قابض رہا ہے۔ وہ آج چند سو مجاہدین کے سامنے رخمی اونٹ کی طرح بلبلا رہا ہے۔ وہ اس بات کو اچھی طرح سمجھتا اور محسوس کرتا ہے کہ اگر وہ کارگل کی پہاڑیوں سے مجاہدین کا قبضہ چھڑانے میں ناکام رہتا ہے تو اس کا واضح مطلب یہ ہوگا کہ اس کے ہاتھ سے نہ صرف کارگل جاتا ہے بلکہ ایک تو سیاچین میں گھرے ہوئے اس کے فوجی خوراک اور ضروری سامان نہ پہنچ سکنے' اپنے ملک سے ہر قسم کا رابطہ منقطع ہونے اور تین چار مہینے بعد وہاں شدید برف باری کے باعث لقمہ اجل بنتے ہیں۔ دوسرے مقبوضہ جموں و کشمیر پر بھی اس کا باون سالہ غاصبانہ قبضہ ختم ہوتا ہے۔ پھر مقبوضہ کشمیر کی آزادی سے اس کی دوسری ریاستوں میں آزادی کی تحریکوں کو تقویت ملتی اور یوں اس کی سالمیت اور وفاق کو شدید خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اس سنگین صورت حال کے پیش نظر اور بزور طاقت مجاہدین سے کارگل کا قبضہ چھڑانے سے مایوس ہو کر اب اس نے دوسرے روایتی حربے اختیار کرنا شروع کر دیئے ہیں۔ ایک طرف تو اس نے سفارتی محاذ پر مغربی دنیا میں اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورا پیٹنے اصل حقائق کو چھپاتے ہوئے مجاہدین کو "گھس بیٹھئے اور درانداز" ثابت کرنے 'مغربی طاقتوں بالخصوص امریکہ کی ہمدردیاں حاصل کرنے اور حکومت پاکستان پر بیرونی دباؤ ڈلوانے کی مہم زور شور سے شروع کر دی ہے۔ دوسری طرف کنٹرول لائن پر بے گناہ شہریوں اور انسانی آبادیوں پر حملے "مرضی کا محاذ" کھولنے اور کارگل خالی نہ کرنے کی صورت میں ایٹم بم چلا دینے کی دھمکی اور اپنی فوجی طاقت کا ہوا دکھاتے ہوئے حکومت پاکستان اور پاکستانی قوم پر نفسیاتی دباؤ ڈال کر ان کے مضبوط اعصاب اور پختہ ایمان کو کمزور کرنے کی مذموم کوشش کا آغاز کر دیا ہے اور اس کیلئے وہ ہر ممکن حربہ استعمال کر رہا ہے۔ ایٹمی قوت کی حامل حکومت پاکستان اور غیرت مند پاکستانی قوم کو ذہنی طور پر مرعوب کرنے کی انڈین سازش میں بدقسمتی سے ہمارے بعض دانشور تجزیہ نگار اور حکومتی مشیر بھی ضرورت سے زیادہ "حقیقت پسندی" کا شکار ہو کر عمداً یا غیر عمداً شامل ہو گئے ہیں۔

ان وگرگوں اور اعصاب شکن حالات' دشمن کی جارحیت کے بیرونی خطرہ' داخلی انتشار'

مغربی اور بڑی طاقتوں بالخصوص بزعم خویش واحد سپر پاور امریکہ کے دباؤ' ورلڈ بینک اور آئی ایم ایف وغیرہ مالیاتی اداروں کی طرف سے اقتصادی و مالی امداد اور قرضوں کی متوقع بلکہ یقینی بندش جیسے غیر منصفانہ ہتھکنڈوں کا دلیرانہ مقابلہ کرنے کیلئے ہمیں ذہنی طور پر تیار رہنا چاہیے۔ افسوس کہ حکومت اور سرکاری ذرائع ابلاغ نے اب تک ان متوقع خطرات کی شدت کا احساس نہیں کیا۔ دشمن داخلی محاذ پر بھی ہم سے سبقت لے جا چکا ہے۔ وہ تمام ممکنہ ذرائع و وسائل سے اپنی قوم کو ذہنی و نفسیاتی طور پر جنگ کیلئے تیار کرنے میں مصروف ہے جبکہ ہمارے حکومتی ذرائع ابلاغ کا زیادہ تر زور کرکٹ اور نوجوان نسل کیلئے تباہ کن' حیاسوز' بے مقصد جنسی میلانات کو ابھارنے والے' جذبہ جہاد کو ختم کرنے والے' تشدد آمیز اور لچر قسم کے ڈرامے دکھانے پر صرف ہو رہا ہے۔

کارگل کی عظیم فتح جہاں ہمارے لئے باعث صد افتخار ہے وہاں پاکستانی قوم اور حکومت کیلئے ایک کٹھن آزمائش بھی ہے۔ اس امتحان میں کامیابی اور سرخروئی کیلئے ہمیں بڑے حوصلے' تدبر' غور و فکر' پامردی' استقلال اور رب ذوالجلال پر بھروسہ کرتے ہوئے مومنانہ جرات کا مظاہرہ کرنا ہوگا۔

سفارتی و خارجی محاذ پر دشمن کی اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کی مکارانہ پروپیگنڈا مہم' ظاہری قرائن' قیام پاکستان کے بعد سے لے کر آج تک پاکستان کے ساتھ مغربی اقوام اور سپر طاقتوں کی دوغلی پالیسی پر مبنی رویہ' مسلمانوں کے مقابلے میں "الکفر ملۃ واحدہ" کی پیشین گوئی نبوی اور انڈیا میں ان کے سیاسی و معاشی مفادات کے پیش نظر یہ امر یقینی ہے کہ ان کی ساری ہمدردیاں انڈیا کیساتھ ہوں گی۔ ان کا سارا وزن انڈیا کے پلڑے میں پڑیگا۔ انہیں نہتے کشمیریوں پر انڈیا کے وحشیانہ مظالم' باون سال سے غاصبانہ قبضہ' کشمیری خواتین کی عزت و آبرو کی بے روک ٹوک بے حرمتی' کھلے عام ظلم ستم' درندگی اور قتل و غارت' عام انسانی حقوق کی پامالی' آزادی کے طالب ستر ہزار کشمیریوں کا خون' اور کشمیری عوام کو حق خود ارادیت دینے کی اقوام متحدہ کی قراردادوں کی بڑی ڈھٹائی سے دھجیاں اڑانا نظر نہیں آئیگا۔ وہ زبانی جمع خرچ اور "گونگلوؤں" سے مٹی جھاڑنے کے علاوہ انڈیا پر کشمیری عوام کو تختہ مشق بنانے سے روکنے کیلئے ہرگز دباؤ نہیں ڈالیں گی۔ اگر ایسا ہوتا تو مسئلہ کشمیر کب کا حل ہو چکا ہوتا۔ البتہ "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے" کے مصداق ان کا سارا زور اور سفارتی دباؤ پاکستان پر ہوگا کہ وہ کارگل کی پہاڑیاں خالی کرا دے۔ ظاہر ہے اس کیلئے ان کے پاس سب سے بڑا ہتھیار اقتصادی قرضے ہیں جو ہماری بڑی کمزوری ہے۔ اور جن کے بغیر ہمارے تعیشات اللے تللے شاہ خرچیاں نمود و نمائش اور طاؤس و رباب کے تقاضے پورے نہیں ہوتے۔ ایسے حالات میں قومی ملی اور ایمانی غیرت کا تقاضا ہے کہ ہم مغربی طاقتوں کے معاشی دباؤ یا معاشی لالچ کو پوری جرات سے ٹھکرا دیں۔ اگر حکومت اس موقعہ پر اس مومنانہ جرات کا مظاہرہ کرتی ہے تو انشاء اللہ پوری قوم ان متوقع معاشی خطرات سے نپٹنے کیلئے تیار ہو گی۔ وہ پیٹ پر پتھر

باندھ لے گی۔ گھاس کھا کر زندہ رہ لے گی مگر مغربی طاقتوں کے بے جا دباؤ یا وقتی فوائد کے لالچ میں آکر قومی حمیت و غیرت کا سودا کرنا پسند نہیں کرے گی ۔

نہیں ہے نا امید اقبال اپنی کشت ویراں سے ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیر ہے ساقی

پھر ہمارے پاس گزشتہ سال کا تجربہ اور زندہ مثال موجود ہے۔ جب پاکستانی وزیر اعظم نے اپنی قوم کے دلی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے ایٹمی دھماکہ کرنے کا دلیرانہ و جراتمندانہ فیصلہ کیا تو اس وقت مغربی طاقتوں کی طرف سے کیا کچھ دباؤ نہیں ڈالا گیا تھا؟ کیا کچھ معاشی فوائد قرضے معاف کرنے اور ڈالروں کے انبار لگا دینے کے چھکے نہیں دئے گئے تھے؟ مگر ایٹمی دھماکوں کے بعد بھی بحمد اللہ پاکستان پورے قد کے ساتھ کھڑا ہے' بین الاقوامی طور پر اس کے وقار میں اضافہ ہوا ہے۔ خود امریکی صدر سابقہ روش کے برعکس پاکستانی وزیر اعظم سے ملاقات کا خواہشمند رہتا ہے۔ قرضے بھی مل رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اس طرح اب بھی جرات کا مظاہرہ کرتے ہوئے اگر پاکستانی حکومت مغربی طاقتوں کے دباؤ کو مسترد کر دے اور اس وقت تک کارگل کی چوٹیاں خالی کر دینے کی حامی نہ بھرے جب تک کہ کشمیریوں کو حق خود ارادیت نہیں مل جاتا تو انشاء اللہ کچھ نہیں ہوگا۔ آخر ہمارا پڑوسی ملک افغانستان اور کئی دوسرے ممالک بھی تو امریکی امداد کے بغیر زندہ رہ رہے ہیں۔ پاکستان تو ماشاء اللہ ایک ایٹمی طاقت اور خداداد وسائل سے مالا مال ہے ۔

دل کی آزادی شہنشاہی شکم سامانِ موت فیصلہ ترا تیرے ہاتھ میں ہے دل یا شکم

باقی رہا یہ خدشہ کہ اگر پاکستان کارگل کی پہاڑیاں خالی کرانے میں اپنا کردار ادا نہیں کرتا تو انڈیا ہمارے اوپر کھلی جنگ مسلط کر دے گا اور اس عام جنگ میں جوہری اور ایٹمی ہتھیاروں کے خطرناک استعمال کے امکان کو بھی رد نہیں کیا جا سکتا جس کی طرف انڈیا کے بعض ذمہ داران اشارہ بھی کر چکے ہیں اور یوں دونوں ملک کہیں ناگا ساکی اور ہیروشیما والی تباہی اور کھنڈرات کا منظر نہ پیش کرنے لگیں؟ تو ہتوکل الٰہی اطمینان رکھنا چاہیے کہ یہ دشمن کی طرف سے محض ڈراوا' نفسیاتی دباؤ اور پاکستان کو مرعوب کرنے کا ایک جنگی حربہ ہے۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

جس ملک کی آدھی فوج کارگل دراس اور بٹالک کے محاذوں میں بری طرح پھنسی ہوئی ہے۔ ہزار کوشش بسیار جتن' ایڑی چوٹی کا زور لگانے اور تمام ممکنہ جنگی ذرائع استعمال کرنے کے باوجود چند سو مجاہدین سے کارگل کا قبضہ نہیں چھڑا سکی وہ پاکستان جو ایک مسلمہ ایٹمی طاقت بھی ہے' کے ساتھ عام جنگ چھیڑ کر "آبیل مجھے مار" کی غلطی ہرگز نہیں کرے گا۔ اسی طرح ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال بھی محض ایک ڈراوا ہے۔ ایٹمی ہتھیاروں کا استعمال خصوصاً کسی ایٹمی طاقت کے حامل ملک کے خلاف اتنا آسان اور خالہ جی کا گھر نہیں۔ ابھی زیادہ دور کی بات نہیں کہ روس جیسی سپر طاقت اور ایٹمی ملک نے افغانستان سے ذلت آمیز پسپائی اور اپنی شکست و ریخت کو تو قبول کر لیا مگر افغانستان جو ایٹمی طاقت بھی نہیں' پر ایٹم بم پھینکنے کی حماقت نہ کی۔

جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ مسئلہ کشمیر کسی طرح مذاکرات سے حل ہو جائے تو بلا شبہ اصولی اور پرامن طریقہ تو یہی ہے مگر گزشتہ باون برس کے تجربے' انڈیا کی "کہہ مکرنیوں" ہندو کی نفسیات' اس کے پاکستان کو ابھی تک دل سے تسلیم نہ کرنے' "کشمیر ہمارا اٹوٹ انگ ہے" کے مسلسل راگ اور کشمیر میں جانی و مالی نقصان برداشت کرنے کے باوجود غاصبانہ قبضے پر اصرار کے پیش نظر وثوق سے کہا جاسکتا ہے کہ "لاتوں کے بھوت" باتوں سے نہیں مانیں گے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹریوں' وزرائے خارجہ اور سربراہان مملکت کے درمیان اب تک کتنے مذاکرات ہو چکے ہیں؟ ان مذاکرات کا نتیجہ سوائے "نشتند وگفتند و خوردند وبرخاستند" کے کیا نکلا ہے؟ ابھی کل کی بات ہے کہ ہمارے وزیراعظم نے پاکستان کی خارجہ پالیسی کے مطابق اور ذاتی امن پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے اندرونی مخالفت کے باوجود اپنی سیاسی ساکھ کو داؤ پر لگا کر بھی ہندوستانی وزیراعظم مسٹر واجپائی کو پاکستان آنے کی دعوت دی۔ واہگہ بارڈر پر خود اس کا استقبال کیا۔ مگر واپس جا کر اس کی سوئی "کشمیر بھارت کا اٹوٹ انگ ہے" پر ہی اٹکی رہی۔

ایک حدیث نبوی ﷺ کے مطابق مومن کی شان یہ ہے کہ "وہ ایک ہی بل سے دو مرتبہ نہیں ڈسا جاتا" ہم تو اس "بل" سے متعدد بار ڈسے جا چکے ہیں لہٰذا اب ہمیں بھی "مسئلہ کشمیر کا حل صرف مذاکرات سے ممکن ہے" کی گردان چھوڑ دینی چاہیے۔ کارگل کی عظیم فتح نے ہمارے لئے ایک سنہری موقع پیدا کر دیا ہے۔ اس لئے کارگل سے انخلاء کو ہمیں مسئلہ کشمیر کے حل سے مشروط کر دینا چاہیے۔ اس آزمائش کے موقعہ پر' اگر ہماری حکومت بھی قومی جذبات کے مطابق تھوڑی سی ہمت اور استقلال کا مظاہرہ کرتی ہے اور کارگل کے محاذ پر مجاہدین کی حسب سابق اخلاقی' سیاسی اور سفارتی امداد جاری رکھتی ہے تو انڈیا جس طرح کارگل میں بری طرح پھنسا ہوا ہے اسے اس مشکل سے چھٹکارا کیلئے لامحالہ مسئلہ کشمیر کا باعزت حال نکالنا اور کشمیریوں کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق حق خود ارادیت دینا ہوگا۔

اگر ہم اس موقعہ پر ظاہری اسباب اور "قلت و کثرت" کی عمومی دغیر مؤمنانہ سوچ اور شیطانی وساوس میں الجھے رہتے ہیں اور اپنی قومی حمیت و غیرت' خودداری' خود مختاری' آزادی اور قومی و ملی جذبات کے برعکس کسی وقتی سیاسی اور مالی مفاد کے پیش نظر مسئلہ کشمیر کو حل کرائے بغیر کارگل سے پسپائی اور بزدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں تو پھر ہمیں مصور پاکستان کا یہ انتباہ بھی یاد رہنا چاہیے کہ ؎

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ۔۔۔ کہ ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

اور پھر

تیری زندگی اسی سے تیری آبرو اسی سے ۔۔۔ جو رہی خودی تو شاہی نہ رہی تو روسیاہی

(حافظ محمد سعد اللہ)

مدیر مسئول